جلد ۱۷/۵۲ | ۲۹ تبوک ۱۳۴۲ ہش ۱۰ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۸ ستمبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرسوں کی نسبت بہتر رہی۔ مگر ابھی ضعف کی تکلیف چل رہی ہے۔ رات کچھ بے چینی رہی۔ جس سے دو تین دفعہ آنکھ کھل گئی۔ اس وقت طبیعت پہلے جیسی ہے۔

احباب جماعت تضرع اور درد کے ساتھ التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مسلم انسٹی ٹیوٹ ہال چٹاگانگ میں ایک عظیم الشان جلسہ کا انعقاد

اسلام کے مختلف پہلوؤں پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور دیگر علماء سلسلہ کی تقاریر

چٹاگانگ ۲۶ ستمبر (بذریعہ تار) نمائندہ الفضل کی مرسلہ اطلاع مظہر ہے کہ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۳ء کو جماعت احمدیہ چٹاگانگ کے زیر اہتمام ۷ بجے شام مسلم انسٹی ٹیوٹ ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض مشرقی پاکستان انجمن احمدیہ کے امیر محترم مولوی محمد صاحب نے ادا فرمائے۔ جلسہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان، محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ و محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اسلام کے مختلف پہلوؤں اور مسلمانوں کے دینی فرائض پر بہت مؤثر اور بصیرت افروز تقاریر فرمائیں۔ ان تقاریر سے قریباً دو ہزار افراد مستفید ہوئے۔ ہال سامعین سے پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ بہت سے لوگوں کو ہال سے باہر بیٹھ کر تقاریر سننا پڑیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی فاضلانہ تقریر قریباً ۴۵ منٹ جاری رہی اور حاضرین نے پوری توجہ اور گہرے انہماک کے ساتھ اسے سنا۔ آپ نے اس امر پر خاص زور دیا کہ قرآن مجید بنی نوع انسان کے لئے سب سے زیادہ اہم اور سب سے بڑی رحمت ہے۔ کیونکہ یہ اس کامل ترین تعلیم پر مشتمل ہے جو بنی نوع انسان کو پیش آنے والے جملہ مسائل کا بہترین حل پیش کرتی ہے۔

مثال کے طور پر آپ نے فرمایا سرمایہ دار افلاس کو دور کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ کمیونسٹوں کو اس میں ایک حد تک کامیابی تو حاصل ہوئی لیکن روحانی زندگی کو بھینٹ چڑھا کر انہوں نے خدا کے وجود کو ہی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ خدا کی ہستی پر ایمان انسانی زندگی کا ایک نہایت ہی لازمی جزو ہے۔ اگر ہم خدا کے ہی منکر ہو جائیں اور اس سے ہمارا کوئی تعلق باقی نہ رہے۔ تو پھر اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے کوئی یقینی اور حتمی سہارا ہمارے پاس نہیں رہتا۔

مورخہ ۲۴ ستمبر کو دوپہر سے قبل حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس علاقے میں عیسائیت کے فروغ کا جائزہ لیا۔ آپ گوہیرا میں پادری پائرے کا قائم کردہ "جزیرۂ امن" بھی دیکھنے گئے۔

مورخہ ۲۵ ستمبر کی صبح کو حضرت صاحبزادہ صاحب دیگر اراکین وفد کے ہمراہ چٹاگانگ سے ڈھاکہ واپس تشریف لے آئے۔ ۲۷ ستمبر سے مشرقی پاکستان انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جو تین روز تک جاری رہے گا۔ جلسہ کے انعقاد اور مشرقی پاکستان کے دور دراز علاقوں سے آنے والے مہمانوں کو ٹھہرانے اور ان کے کھانے وغیرہ کے انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۸ ستمبر کل صبح ۸½ بجے یہاں بہت تیز بارش ہوئی جو نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ دوپہر تک مطلع صاف ہو گیا اور دھوپ نکل آئی۔ اس کے بعد سے فضا میں خنکی بڑھ گئی ہے۔

ڈھاکہ میں انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کا سالانہ جلسہ شروع ہو گیا

افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ادا فرمائے

ڈھاکہ ۲۷ ستمبر۔ پاکستان پریس ایسوسی ایشن کی اطلاع مظہر ہے کہ انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کا سالانہ جلسہ آج یہاں شروع ہو گیا۔ جلسہ میں جو تین روز جاری رہے گا۔ مشرقی پاکستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے ایک ہزار کے قریب نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔ افتتاحی اجلاس میں مغربی پاکستان سے آئے ہوئے بعض مندوبین نے بھی شرکت کی۔ اس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) نے ادا فرمائے۔

مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے اپنی تقریر میں اس امر کو نہایت شد و مد سے پیش کیا کہ احمدی مسلمان دلی یقین اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور عقیدہ ختم نبوت ان کا جزو ایمان ہے۔

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے ابتداءً افریقہ میں اسلام کے پھیلنے اور پھر مغربی اقتدار کے زمانہ میں اس کے نابود ہونے اور اب دوبارہ احمدی مسلمانوں کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اس کے دوبارہ غالب آنے پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنے صدارتی خطبہ میں قرآنی شریعت کی اکملیت کو واضح کرنے کے بعد اس امر پر زور دیا کہ ہر مسلمان کو اپنی عملی زندگی سے اس امر کا ثبوت بہم پہنچانا چاہیئے کہ وہ اس کامل ترین شریعت پر عمل پیرا ہے۔

(بحوالہ پاکستان ٹائمز ۲۸ ستمبر ۱۹۶۳ء)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۸ ستمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ ابھی کمزوری چل رہی ہے طبیعت پوری طرح ٹھیک نہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

• ربوہ ۲۸ ستمبر۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کو پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

• ربوہ ۲۸ ستمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام الفضل میں سے پڑھ کر سنایا اور احباب کو تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ ستمبر ۶۳ء

حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم اور موجودہ عیسائیت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار ہماری توجہ اس امر کی طرف دلائی ہے کہ محض ایمان لے آنے سے کچھ نہیں بنتا۔ ایک شخص جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آتا ہے خواہ دل سے ہی کیوں نہ ہو محض اتنی بات سے وہ مسلمان نہیں بن جاتا جب تک ایمان کے ساتھ اعمال بھی صحیح نہ ہوں چنانچہ قرآن کریم میں جہاں جہاں ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے بلکہ جہاں جہاں ایمان لانے کا ذکر آیا ہے ساتھ ہی اعمال صالحہ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کے شروع ہی میں اس بات کو واضح کر دیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذالک الکتاب لاریب
فیہ ھدیً للمتقین
الذین یومنون بالغیب
ویقیمون الصلوٰۃ ومما
رزقنٰھم ینفقون ...
... اولٰئک علیٰ ھدیً
من ربّھم واولٰئک
ھم المفلحون۔

یعنی قرآن کریم متقیوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے جو ایمان بالغیب لاتے نماز قائم کرتے اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس کو نیک راستوں میں خرچ کرتے ہیں۔ ... یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو فلاح پاتے ہیں۔

یہاں صرف یہ نہیں کہا گیا کہ بس ایمان لاؤ اور نجات پا جاؤ جیسا کہ اس کے برخلاف عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ جو شخص یسوع مسیح پر خدا تعالیٰ کا بیٹا ہوتے اور ہمارے گناہوں کے لئے اس کے صلیب پر مرنے پر ایمان لے آتا ہے وہ نجات پا جاتا ہے۔ چنانچہ موجودہ عیسائیت کے مبلغ یہی بات پیش کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ایک دھوکا ہے جو ان پادریوں نے خود بھی کھایا ہوا ہے اور دوسروں کو بھی دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ پادری لوگ اس طرح تبلیغ کیا کرتے ہیں۔

"کوئی بشر گناہ سے پاک نہیں
کوئی شخص بے خطا نہیں
کوئی نیک نہیں تو وہ نیک اعمال
کس طرح کرے گا۔ کیونکہ انسان گنہگاروں کی نجات کا کام انسان کے اپنے ہاتھ میں ہرگز نہیں ہے۔ اس لئے وہ آپ (خداوند یسوع مسیح) ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے صلیب پر چڑھ گیا۔ اس طرح نجات کی وہ حقیقی اور زندہ راہ خداوند یسوع مسیح ہے"

مطلب یہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے سے انسان نجات پا لیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ فریب کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اگر یہ درست ہو تو پھر نیکی اور بدی کا کوئی فرق ہی نہیں رہتا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یہی پادری لوگ لوگوں کو نیک اعمال کی تلقین بھی کرتے پھرتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام جن کو یہ پادری لوگ خداوند یسوع مسیح۔ ابنا المسیح وغیرہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے مقرب نبی تھے۔ آپ واقعی یہودیوں کی فلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے جو امتداد زمانہ سے اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ سے بھٹک گئے ہوئے تھے۔ آپ نے واقعی صلیب پر چڑھنا قبول کیا اور یہودیوں کی فلاح کے لئے یہ دردناک اذیت سہی۔ مگر اکثر یہودیوں نے آپ کی نصیحت کا کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ آپ جو یہ فرماتے تھے کہ مجھ پر ایمان لاؤ تاکہ تم نجات پاؤ تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ مجھے صرف مان لو بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ جو مجھ پر ایمان لے آئے گا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغامبر ہوں تو وہ میری نصیحتوں پر عمل بھی کرے گا چنانچہ اناجیل اربعہ سے یہ ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جہاں یہودیوں کی بے یقینی پر سرزنش فرماتے تھے وہاں ان کے اعمال پر بھی سخت تنبیہہ فرماتے تھے ان کے ایسے سینکڑوں اقوال اناجیل میں موجود ہیں جو آپ نے یہودیوں کی بداعمالیوں کے متعلق کہے ہیں جن سے سخت نفرت کا اظہار کرنا مقصود ہے۔

ان اقوال سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صرف ایمان پر زور نہیں دیتے تھے بلکہ آپ ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی لازمی قرار دیتے تھے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہرگز وہ تعلیم نہیں تھی جو موجودہ پادری لوگ آپ کے ذمہ لگاتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی پر ایمان لانا ایک عظیم انقلاب ہوتا ہے اور انسان کی فلاح کی بنیاد اس سے قائم ہوتی ہے اس کے بغیر نیک اعمال سرانجام پا ہی نہیں سکتے لیکن ایمان کوئی کھوکھلی چیز نہیں ہے جو شخص دل سے ایمان لاتا ہے اور وہ نیک اعمال بھی بجا لاتا ہے تب کہیں جا کر اس کو وہ فلاح حاصل ہوتی ہے ورنہ نہیں۔

حقیقت میں خود پادری لوگ بھی صرف ایمان کو کافی نہیں سمجھتے ورنہ وہ نیک اعمال کیوں کرتے اور لوگوں کو نیک اعمال بجا لانے کے لئے کیوں تلقین کرتے یہ درست ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب کی ایذا یہودیوں کو راہ راست پر لانے کے لئے برداشت کی تھی مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ بس یہ مان لینے سے کہ آپ نے صلیب پر ایذا اٹھائی کسی کی نجات کا باعث ہو سکتا ہے جب تک کوئی انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر نماز قائم نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں نہیں کرتا۔

موجودہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ یسوع مسیح ہمارے گناہ لے کر صلیب پر چڑھ گیا اور وہاں وفات پا گیا جس سے ہمارے گناہ دھل گئے سراسر غلط ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے صلیب کی ایذا اس لئے برداشت کی کہ یہودی راہ راست پر آجائیں اور بداعمالیاں چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور خلق خدا کے ساتھ نیکیاں کرنے لگیں۔ اپنا مال اور اپنی ہر چیز محتاجوں پر خرچ کریں۔ چوری نہ کریں۔ فریب نہ دیں۔ دوسروں کا مال نہ کھائیں زنا وغیرہ گناہوں کے مرتکب نہ ہوں جو شریعت اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ ان کو دی ہے اس پر دلی خلوص سے عمل پیرا ہوں صرف اس کے قشر کو نہ چمکائیں بلکہ اس کے مغز کو بھی اپنائیں۔

شروع میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کا بھی نجات کے متعلق یہی تصور رہا۔ مگر بعد میں یونانی اور رومی بت پرستی سے متاثر ہو کر ان میں سے بعض نے نجات کا وہ عجیب و غریب تصور بنا لیا جس پر آجکل کی عیسائیت کی بنیاد قائم کی جاتی ہے۔ پیدائشی گناہ کی مجبوری اور ایسے گناہ سے نجات کا جو تصور بعد میں اختیار کیا گیا وہ ہرگز حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تعلیم نہیں ہے۔ آپ بیشک یہودیوں کو گناہ کی زندگی سے نجات دلانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے مگر یہ پیدائشی گناہ نہیں تھا بلکہ گناہ کی وہ زندگی تھی جو انہوں نے شریعت موسوی کے احکام کو توڑنے اور ان احکام کے ناجائز تصورات کی وجہ سے اختیار کر رکھی تھی۔

حیرانی ہے کہ ایک طرف تو یہ عیسائی لوگوں کی نجات صرف یسوع مسیح پر ایمان لانا بتاتے ہیں دوسری طرف لوگوں کو نیک اعمال بجا لانے کی تلقین بھی کرتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی خود ان کی ذات میں ان کے تصور نجات کی تردید کرتی ہے وہ دیکھتے ہیں کہ باوجود ایمان لانے کے عیسائی گناہوں میں بڑھتے چلے جاتے ہیں اور پیدائشی گناہ کے دھل جانے سے بھی عملی زندگی میں کوئی فائدہ نہیں حاصل ہو رہا۔ اس لئے وہ عملاً سیدھی راہ پر آجاتے ہیں اور لوگوں کو نیک اعمال کی طرف بلاتے ہیں۔ پادریوں کا یہ قول اور عمل کا تضاد ہی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ موجودہ عیسائیت غلط دین ہے۔ کیونکہ قول و عمل کا تضاد اس کو ایک ایسا گورکھ دھندا بنا دیتا ہے جس کو انسانی عقل سلیم اور جذبہ صحیحہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ سائنسی اور عقلیت کے زمانہ میں مذہب کا اثر لوگوں کے دلوں سے اٹھ گیا ہے کیونکہ جن لوگوں نے آج سائنس اور عقل میں ترقی کی ہے ان کے سامنے مذہب کا وہی ناقص اور غلط تصور رہے جو پادری لوگ ان کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

اسلام نے موجودہ عیسائیت کی اس بنیادی غلطی کی نہایت وضاحت سے تردید کی ہے۔ اسلام کسی پیدائشی گناہ کا قائل نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لقد خلقنا الانسان
فی احسن تقویم۔

یعنی ہم نے انسان کو احسن ہیئت میں پیدا کیا ہے یعنی انسان کی پیدائش ہر گناہ کی آلودگی سے پاک ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث نبوی میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر بچہ مسلمان پیدا ہوتا ہے بعد کی تربیت سے عیسائی یا یہودی وغیرہ بن جاتا ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ انسان پیدائش کے وقت معصوم ہوتا ہے جوں جوں اس کا شعور بڑھتا ہے اور وہ ماحول سے متاثر ہوتا اور اپنی مرضی سے فعل کرنے لگتا ہے تو ثم رددناہ اسفل سافلین کے مطابق وہ بدیوں کے جال میں گرفتار ہوتا جاتا ہے الا الذین امنوا وعملوا الصالحات مگر وہ جو ایمان لاتے اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں۔ یعنی جو لوگ ایمان لاتے اور نیک اعمال بجا لاتے

(باقی صہ پر)

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

مکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل ناظم افتاء

سوال

اہل حدیث رفع یدین کے متعلق صحاح ستہ سے ثابت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تا زندگی رفع یدین پر عمل کیا اور پھر خلفائے راشدین سے حضرت ابوبکر رض، عمر رض، عثمان رض کے واقعات سے ثابت کیا ہے کہ انہوں نے بھی رفع یدین پر عمل کیا۔ اور نہ کرنے والوں کو زجر وغیرہ کیا ہے۔ اس بارہ میں جماعت احمدیہ کا مسلک کیا ہے۔

جواب

نماز میں کس کس جگہ ہاتھ اٹھائے جائیں اس بارہ میں اختلاف ہے۔ نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھانے یعنی رفع یدین کرنے کے بارہ میں تو تمام علما کا اتفاق ہے اور صحیح احادیث میں اس کا ذکر موجود ہے لیکن اس کے علاوہ مندرجہ ذیل جگہوں میں اختلاف ہے رکوع میں جاتے ہوئے رکوع سے اٹھتے ہوئے سجدہ میں جاتے ہوئے سجدہ سے اٹھتے ہوئے آخری سجدہ کے بعد دوسری رکعت کے لئے اٹھتے ہوئے تشہد اول سے اٹھتے ہوئے اور آخری تشہد کے بعد سلام کے وقت۔ غرض تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی سات جگہوں کے بارہ میں مختلف احادیث میں ذکر آیا ہے۔ جن میں سے چند یہ ہیں:۔

۱۔ عن مالک ابن حویرث انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ فی صلوٰتہ اذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع واذا سجد واذا رفع رأسہ من السجود (نسائی)

یعنی مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جب رکوع میں جاتے، جب رکوع سے اٹھتے، جب سجدہ میں جاتے، جب سجدہ سے اٹھتے تو ہر موقعہ پر رفع یدین کرتے۔ اسی مفہوم کی احادیث ترمذی اور ابوداؤد میں بھی مختصراً آئی ہیں۔

۲۔ حضرت امام بخاری رح نے اپنے رسالہ رفع الیدین میں ابن عمر رض سے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشہد اول سے اٹھتے ہوئے رفع یدین کیا کرتے تھے۔ اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشہد کے بعد سلام پھیرتے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔ اس قسم کی تمام احادیث کے باوجود اکثر اہل حدیث صرف تین موقعوں پر رفع یدین کو تسلیم کرتے ہیں۔ یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سیدھا کھڑا ہونے پر انہوں نے باقی احادیث کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اس کے بالمقابل بعض اور ائمہ نے جن میں امام ابوحنیفہ رح اور امام مالک بھی شامل ہیں صرف شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کو ضروری مانا ہے۔ اور باقی جگہوں میں ہاتھ اٹھانے سے منع کیا ہے۔ ان ائمہ کا استدلال مندرجہ ذیل روایات سے ہے۔

(۱) قال عبد اللہ ابن مسعود الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلّی ولم یرفع یدیہ الّا اوّل مرۃ۔

یعنی مشہور صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود نے ایک بار کہا کہ کیا میں تمہیں نماز پڑھا کر نہ بتاؤں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اس کے مطابق نماز پڑھائی۔ اور اس میں صرف ایک بار (تکبیر تحریمہ کے موقعہ پر) ہاتھ اٹھائے یہ حدیث ترمذی نے بیان کی ہے جو صحاح ستہ میں شامل ہے۔ اسی طرح ابوداؤد اور نسائی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

عن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیہ الّا عند افتتاح الصلوٰۃ ولا یعود شیئاً من ذالک۔

یعنی ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے سوا نماز کے کسی اور حصہ میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ (مسند امام اعظم)

۳۔ عن ابن مسعود قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلم یرفعوا ایدھم الا عند استفتاح الصلوٰۃ۔ (بیہقی)

یعنی حضرت ابن مسعود رض بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رض، حضرت عمر رض کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ تکبیر تحریمہ کے علاوہ یہ کسی موقعہ پر رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

۴۔ ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ کان اصحاب عبد اللہ واصحاب علی لا یرفعون ایدیھم الّا فی افتتاح الصلوٰۃ

کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رض اور حضرت علی رض کے ساتھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز کے کسی اور حصہ میں ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے۔

۵۔ قال النیموی الصحابۃ رضی اللہ عنھم ومن بعدھم مختلفون فی ھذا الباب واما الخلفاء الاربعۃ فلم یثبت عنھم رفع الایدی فی غیر تکبیرۃ الاحرام۔

یعنی علامہ نیموی لکھتے ہیں کہ صحابہ رض رفع یدین کے بارہ میں مختلف الرائے تھے البتہ خلفاء اربعہ کے بارہ میں کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں کہ وہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ بھی رفع یدین کیا کرتے تھے

۶۔ عن ابن عباس انہ قال العشرۃ الذین شھد لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ ما کانوا یرفعون ایدیھم الّا فی افتتاح الصلوٰۃ (بدائع)

یعنی حضرت ابن عباس رض کا بیان ہے کہ عشرہ مبشرہ میں سے کوئی بھی تکبیر تحریمہ کے موقعہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتا تھا۔

ان روایات سے ظاہر ہے کہ اس بارہ میں شروع سے اختلاف چلا آرہا ہے۔ بعض روایات سے تکبیر تحریمہ کے علاوہ بھی رفع یدین ثابت ہے اور بعض سے اس کی تردید ثابت ہوتی ہے۔ پھر جو دوسرے مواقع پر رفع یدین کے قائل ہیں۔ وہ بھی ساری احادیث پر عمل نہیں کرتے۔ بعض پر ان کا عمل ہے۔ اور بعض کو انہوں نے متروک العمل قرار دیا ہے۔ ایسے حالات میں فقہ کے اولین ائمہ جو تابعی یا تبع تابعین تھے مثلاً امام اعظم ابوحنیفہ رض امام دار الہجرت مالک رح۔ امام ثوری رح کی رائے کو خاص اہمیت حاصل ہونی چاہیئے۔ کیونکہ انہوں نے صحابہ کے قریب کا زمانہ پایا ہے۔ خصوصاً امام مالک رح تو مدینہ کے رہنے والے تھے۔ اور اہل مدینہ کا دستور العمل صحابہ کے اتنے قریب دور کا ان کے سامنے تھا۔ یہ سب جب عملاً رفع یدین کے اس رنگ میں قائل نہیں۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس بارہ میں ضرور کوئی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اور ترک رفع یدین کی روایات بے بنیاد نہیں ہیں۔

مالکیوں کی فقہ کی مشہور کتاب مدونہ میں ہے۔

قال مالک لا اعرف رفع الیدین فی شیء من تکبیرۃ الصلوٰۃ لا فی خفض ولا فی رفع الّا فی افتتاح الصلوٰۃ۔

(اوجز المسالک شرح موطا مالک ص ۲۰۳ ج ۱)

یعنی امام مالک رح کہتے تھے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز کے کسی اور حصہ میں رفع یدین کے بارہ میں میرا کوئی مشاہدہ نہیں ہے۔ گویا آپ کے زمانہ میں اہالیان مدینہ میں اس طرح پر رفع یدین کا دستور نہ تھا۔ پس مذکورہ تصریحات کی روشنی میں یہ کہنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ کہ پہلی بار کے علاوہ دوسرے مواقع پر رفع یدین نہ کرنے والے تارک السنۃ ہیں۔

اس زمانہ کے حکم و عدل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نزاع کا حل یوں فرمایا کہ جو لوگ رفع یدین کے قائل نہیں ہیں ان کی روایات کو ضعیف اور بے بنیاد قرار دینا قرین انصاف نہیں۔ تاہم دونوں فریق نے اس بارہ میں شدت اختیار کی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس میں (یعنی رفع یدین میں) چنداں حرج نہیں معلوم ہوتا خواہ کوئی کرے یا نہ کرے۔ احادیث میں اس کا ذکر دونوں طرح پر ہے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی وقت رفع یدین کیا۔ بعد ازاں ترک کر دیا۔"

(بدر ۸ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۱)

زعماء انصار اللہ فوری طور پر نمائندگان شوریٰ کے اسماء سے مطلع فرماویں۔ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

انگلستان میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

مختلف مقامات پر جلسے اور تقاریر ● پانچ افراد کا قبول اسلام ● رسالہ مسلم ہیرالڈ کی اشاعت

لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تربیتی مساعی ● مختلف اہم مقامات کے دورے

رپورٹ از نومبر ۶۲ء تا جولائی ۶۳ء

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد فضل لنڈن

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کثرت سے انگریز و غیر ملکی زائرین مسجد دیکھنے آئے جن کو تبلیغ کی گئی اور مناسب لٹریچر دیا گیا۔ ان میں کئی ایک کے ساتھ خط و کتابت جاری ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں پانچ افراد نے اسلام قبول کیا۔

مشن ہاؤس میں منعقدہ مجالس

مشن ہاؤس میں ہر ماہ ایک جنرل میٹنگ منعقد کی جاتی ہے جس میں علاوہ احمدیوں کے غیر از جماعت دوستوں کو بھی شرکت کی دعوت دی جاتی ہے عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل میٹنگز ہوئیں۔ حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے اتنی ہو جاتی رہی کہ کئی مواقع پر ہال میں جگہ نہ رہی تو احباب کو باہر گیلری میں کھڑے ہو کر کارروائی سننی پڑی۔

ماہ نومبر میں مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے "ایبے سینیا میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے تفصیل کے ساتھ اپنی تبلیغی سرگرمیوں سے روشناس کیا۔ آپ نے بتایا کہ جب آپ ڈاکٹری کا فائنل امتحان پاس کر چکے تو آپ نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی خدمات سلسلہ کے لئے پیش کیں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ بیرونی ممالک میں چلے جاویں اور ڈاکٹری پیشہ کے ساتھ تبلیغ اسلام بھی کریں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ ایبے سینیا چلے جاویں اور وہاں کے عوام کی خدمت کریں۔ کیونکہ وہاں کے بادشاہ نے ابتدائی مسلمان مہاجرین کو پناہ دی تھی اور ان سے حسن سلوک سے پیش آیا تھا۔

ایبے سینیا کا یہ احسان تمام مسلمانوں پر ہے۔ اور ہم سے بھی جتنا بھی ہو سکے ہمیں اس احسان کا بدلہ اتارنا چاہیئے۔ چنانچہ حضور اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں ڈاکٹر صاحب ایبے سینیا تشریف لے گئے اور وہاں کئی سال تک تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی تقریر بے حد پُر اثر تھی۔ اور خصوصاً نوجوانوں پر اس کا بے حد اثر تھا۔

فروری کی ۲۳ تاریخ کو مشن میں "یوم مصلح موعود" منایا گیا۔ اس موقع پر خاکسار نے تفصیل سے پیشگوئی کا پس منظر بیان کیا۔ مکرم میجر عبدالحمید صاحب نے اپنا ایک دعائیہ مضمون پڑھا۔ آپ نے حضور اقدس کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات بھی پیش فرمائے جلسہ کے اختتام پر مکرم امام صاحب نے حضور اقدس کے چند کارناموں پر روشنی ڈالی۔

ماہ فروری میں ہی مکرم احمدیہ اشد صاحب آف ماریشس نے "ماریشس میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے تقریر میں ماریشس میں اسلام کی تاریخ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ پر روشنی ڈالی۔ آپ نے تفصیل کے ساتھ ماریشس میں احمدی مبلغین کی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ اور ان کی عظیم الشان خدمات کو سراہا۔ آپ نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس غیر معمولی شفقت اور محبت کا بھی تذکرہ فرمایا۔ جو حضور مختلف مواقع پر جماعت احمدیہ ماریشس کے ساتھ کرتے رہے ہیں۔

مکرم احمدیہ اشد صاحب مختصر تعطیل برطانیہ آئے تھے۔ آپ نے حج کا فریضہ بھی ادا کیا اور ربوہ و قادیان کی زیارت بھی کی آپ کے تین صاحبزادے لنڈن میں بغرض تعلیم مقیم ہیں اور تینوں ہی مخلص احمدی نیک نوجوان ہیں۔

ماہ مئی میں "یوم مسیح موعود" کی تقریب مشن ہذا میں ہوئی۔ اس موقع پر مکرم عبدالعزیز دین صاحب اور مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف ایسٹ افریقہ کے علاوہ ہمارے انگریز نو مسلم دوست مسٹر ناصر احمد سکروِنر نے حضور علیہ السلام کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مسٹر سکروِنر کی تقریر رسالہ "مسلم ہیرلڈ" میں شائع ہو چکی ہے۔

آخر میں مکرم امام صاحب نے حضور علیہ السلام کی مبارک زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات بیان فرمائے۔ دعا پر یہ جلسہ ختم ہوا۔

جولائی میں مکرم امام صاحب نے "مسجد زیورک کا افتتاح" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے مسجد زیورک کے افتتاح کی کارروائی میں شرکت فرمائی تھی۔

حلقہ ساؤتھ ہال لنڈن سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵۰ کے قریب احمدی آباد ہیں۔ ان کی تنظیم مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و تبشیر کے تشریف آوری کے موقع پر کی گئی تھی۔ اس حلقہ کے پریذیڈنٹ کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ ہیں۔ انہوں نے ہر ماہ یہاں کے لیبر ہال میں جلسوں کا انتظام جاری رکھا جس میں ہر دو مبلغین بھی شرکت کرتے رہے ان کے جلسوں کی صدارت کے فرائض مکرم امام صاحب سرانجام دیتے رہے۔

تربیت

مسجد میں باجماعت نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ہے۔ نماز فجر و عشاء کے بعد قرآن کریم و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا جاتا ہے۔ عشاء کی نماز میں مسجد کے قریب آباد کئی دوست شامل ہوتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم امام صاحب نے لنڈن سے باہر کی جماعتوں کو جو تعداد میں گیارہ ہیں لٹریچر بھجوایا اور ان کو بذریعہ خطوط اس کو تقسیم کرنے کی تلقین کی۔ مکرم امام صاحب احباب کے گھروں پر بھی تربیتی امور میں ہدایات دینے کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔

تبلیغ بذریعہ لیکچرز

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیں ۱۴ پبلک تقاریر کی توفیق ملی جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

۱۔ ماہ نومبر ۶۲ء میں مکرم میجر عبدالحمید صاحب نے انٹرنیشنل فرینڈشپ لیگ میں تقریر فرمائی۔

۲۔ دسمبر ۶۲ء میں آپ نے ٹیکنیکل کالج براملے میں اسلام پر تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد سوالات کے جوابات دئے اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

۳۔ مورخہ ۱۵ جون کو خاکسار نے ویمبلڈ کے یہودی گرجا میں "اسلامی تعلیمات" کے موضوع پر تقریر کی۔

۴۔ مورخہ ۱۸ جون کو خاکسار نے روٹری کلب آف کیمبرج میں اسلام پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد سوالات کے جواب دئے گئے۔ خاکسار کی تقریر کے بعد کلب کے سابقہ صدر نے خاکسار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انگلستان میں دو وبائیں ایسی ہیں جن کا علاج سوائے اسلام کے اور کسی مذہب کے پاس نہیں۔ وہ جوا اور شراب ہیں۔ خاکسار نے بعد میں جوا اور شراب کی ممانعت کے متعلق قرآنی آیات پیش کیں۔ میٹنگ کے اختتام پر کلب کے ممبر ایک پادری نے خاکسار کو چائے کی دعوت دی۔ اس کے ساتھ دو تین گھنٹہ تک تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔

۵۔ مورخہ ۲۷ جون کو خاکسار نے روٹری کلب آف بو میں تقریر کی۔ اس موقع پر Bow کے مقامی اخبار نویس بھی آئے ہوئے تھے۔ خاکسار نے تقریر کے بعد کلب کے ممبران کو مسجد آنے کی دعوت دی جو انہوں نے قبول کر لی۔

۶۔ مورخہ ۹ جولائی کو روٹری کلب آف این فیلڈ میں مکرم عبدالعزیز دین صاحب نے اسلام پر تقریر کی۔

۷۔ مورخہ ۱۲ جولائی کو بھی روٹری کلب آف ویسٹ نارووڈ میں مکرم عبدالعزیز دین صاحب نے تقریر فرمائی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

مکرم عبدالعزیز دین صاحب لنڈن کے پرانے نہایت مخلص کارکن ہیں اور خدمت دین کے لئے پیش پیش رہتے ہیں۔ احباب ان کیلئے درخواست دعا ہے۔

۸۔ مورخہ ۲۹ جولائی کو خاکسار نے روٹری کلب آف برانڈسی میں تقریر کی اس موقع پر ۱۲ افراد بھی آئے ہوئے تھے۔ سوال و جواب بھی ہوئے۔

۹۔ مورخہ ۳۰ جولائی کو خاکسار نے روٹری کلب آف ایلتھم میں تقریر کی۔

۱۰۔ خاکسار نے روٹری کلب سکس میں تقریر کی سوال و جواب کے بعد لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

۱۱۔ مورخہ ۴ مئی کو خاکسار نے روٹری کلب آف برینٹ فورڈ میں تقریر کی۔ تقریر کے بعد Brentford Tech. College کے پرنسپل نے جو مڈل ایسٹ رہ چکے ہیں اس خواہش کا اظہار کیا کہ خاکسار دوبارہ ان کے کلب میں تقریر کے لئے آئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ مڈل ایسٹ رہ چکے ہیں لیکن اسلام کی جو معقول تعریف آپ لوگ کرتے ہیں وہ دوسرے مسلمان نہیں کر سکتے۔

۱۲۔ مورخہ ۳۰ مئی کو خاکسار نے روٹری کلب آف ڈلن مو میں تقریر کی۔ یہ قصبہ لنڈن سے قریباً چالیس میل دور ہے۔ تقریر کے بعد سوالات کے جوابات دئے۔

مبلغین :- عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۵ افراد نے عیسائیت سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ان نو مبائعین میں ہمارے سوئیٹزرلینڈ کے ایک احمدی دوست مسٹر رفیق چاپمن کی بیوی بھی شامل ہیں جنہوں نے مورخہ ۱۵ جولائی کو اسلام میں آنے کا شرف حاصل کیا۔ مسٹر رفیق چاپمن کے نکاح کا اعلان مکرم امام صاحب نے لندن مسجد میں کیا۔ ان کے نکاح کے موقع پر ۵۰ کے قریب انگریز شریک ہوئے۔ مکرم امام صاحب نے "اسلام میں عورت کا مقام" کے موضوع پر خطبہ نکاح پڑھا۔ بعد میں حاضرین میں سے کئی ایک نے اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ اس قسم کا خطبہ انہوں نے چرچ میں کبھی نہیں سنا

عیدین :- عیدین خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ و تربیت کا اہم ذریعہ ہیں ماہِ رمضان کے شروع ہونے سے قبل ہی سحری و افطاری کے چارٹس تیار کر کے احباب کو بھجوائے گئے۔ مسجد میں نماز تراویح کا باقاعدہ انتظام تھا جس میں مسجد کے قریب رہنے والے دوست شامل ہوتے رہے۔ روزانہ درس القرآن کے علاوہ مکرم امام صاحب نے ہفتہ و اتوار کی شام کو بھی مشن ہاؤس میں درس القرآن دیا۔ ان مواقع پر حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی رہی۔ بلکہ بعض مواقع پر ہال میں بیٹھنے کی جگہ نہ رہی اکثر مواقع پر افطاری کا انتظام احباب جماعت کی طرف سے کیا جاتا رہا۔ آخری درس القرآن کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل شفایابی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

عید الفطر مورخہ ۲۵ فروری کو منائی گئی۔ نماز عید کے وقت کی اطلاع قبل از وقت بذریعہ سرکلر احباب کو کر دی گئی تھی نماز عید مکرم امام صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے دعا کی اہمیت پر زور دیا۔ اور احباب جماعت سے تبلیغ کرنے کی خصوصی اپیل کی۔ آپ کا یہ خطبہ رسالہ مسلم ہیرلڈ میں چھپ چکا ہے۔ اس موقع پر خدا تعالیٰ کے فضل سے ..۱۰ افراد نے شرکت کی۔ ڈیلی ایکسپریس اخبار کا ایک نامہ نگار بھی آیا ہوا تھا۔

عید الاضحیہ مورخہ ۵ مئی ۱۹۶۳ء کو منائی گئی۔ چونکہ ۵ مئی چھٹی کا دن تھا اس لئے حاضری معمول سے زیادہ تھی مسجد کے باہر بھی نماز کا انتظام کیا گیا۔ خطبہ عید مکرم چوہدری رحمت اللہ خان صاحب امام مسجد نے دیا۔ آپ نے قربانی کی اہمیت کی وضاحت فرمائی۔ اور احمدی نوجوانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اپنے اوقات کی قربانی کر کے تبلیغ اسلام کے لئے آگے آئیں۔

عید الاضحیہ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ نے مٹھائی وغیرہ بیچنے کا انتظام کیا۔ یہ مٹھائی لجنہ نے خود تیار کی تھی۔ مٹھائی کے فروخت سے جو رقم جمع ہوئی۔ وہ انہوں نے مسجد کی مرمت کے فنڈ میں دیدی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔ اس کے لئے مسز ... صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ و مسز اصغری نعمان صاحبہ سیکرٹری شکریہ و دعا کی مستحق ہیں

لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری صاحبہ ہر اتوار کو مشن میں بچوں کی تربیتی کلاسیں بھی لگاتی ہیں اور بچوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرتی ہیں یہ کلاسز تربیتی رنگ میں مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ (باقی)

بقیہ لیڈر

(صفحہ ۲)

ہیں وہ فلاح پاتے ہیں۔ یہی حقیقی دین ہے ایمان بغیر اعمال صالحہ کے کچھ نہیں اور نہ اعمال بغیر ایمان کے صالحہ ہو سکتے ہیں بلکہ انسان اسفل سافلین کے گڑھے میں گرتا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ النفس الامارۃ بالسوء انسان کا اپنا ارادہ صحیح راستہ کی شناخت نہ کرنے کی وجہ سے عموماً غلط طرف لے جاتا ہے لیکن جب ایمان لے آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق چلتا ہے تو وہ اسفل سافلین کے گڑھے میں گرنے سے بچ جاتا ہے اور فلاح پالیتا ہے۔

اس لئے عیسائی دوست اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے صحیح پیرو بننا چاہتے ہیں تو ان کو پیدائشی گناہ وغیرہ کی تھیوری چھوڑ دینا چاہیئے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ اس شرکِ اعظم سے بھی بچ جائیں گے جو اس وجہ سے انہوں نے ایک انسان کو الوہیت کا حامل بنا رکھا ہے۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنے صحیح مقام پر آجائیں گے۔

قابل تقلید نمونہ

محترمہ عالم بی بی بیوہ احمد الدین صاحب مرحوم وصیت نمبر ۳۱۲۸ ساکن سیمنٹ بلڈنگ رتن باغ لاہور نے بوقت تحریر ۱/۱۰ حصہ جائیداد کی وصیت کی تھی بعد میں ۱/۳ کر کے اسکی ادائیگی کر دی تھی اب دوسری بار انہوں نے ۱/۳ حصہ کر دی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وصیت کے بڑھتے ہوئے معیار کو ان کے لئے بابرکت کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے متعلق قلبی تاثرات

سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۹۶۳ء کے متعلق محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور تحریر فرماتے ہیں:-

"اس سال انصار اللہ کا جلسہ بفضلِ خدا پہلے جلسوں سے بھی زیادہ کامیاب تھا ایسی تقریریں ہوئیں جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ اور آپ کے صحابہ کی والہیت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ آخری اجلاس کی تقریریں خاص طور پر بڑی بلند پایہ اور سبق آموز تھیں ـــــ انصار اللہ کا یہ جلسہ روحانیت آموز اور نہایت مفید اور بابرکت تھا۔"

مکرم ملک عمر علی احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ملتان فرماتے ہیں:-

"تربیتی نقطۂ نگاہ سے ہمارا سالانہ اجتماع سبق آموز ہے تقاریر کا معیار اعلیٰ تھا۔ ذکر حبیبؑ خوشی کن تھا۔ اس مبارک اجتماع کی فضا میں روحانیت بسی ہوئی تھی ہر سانس میں روح ایک نئی بالیدگی محسوس کرتی تھی۔"

مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ سندھ فرماتے ہیں:-

"خاکسار کا تاثر یہ ہے کہ انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ایک روحانی تربیت گاہ ہے جہاں روحانی بیماروں کو شفا نصیب ہوتی ہے اور سال بھر کے لئے روح کی تازگی کا سامان میسر آتا ہے پروگرام مرتب کرنے والوں نے بڑی عمدگی اور فراست سے پروگرام مرتب کیا تھا، اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے ـــــ ..... خاکسار تو انصار اللہ کے اجتماع میں شمولیت سے محرومی کو بہت بڑی کوتاہی خیال کرتا ہے خاکسار کے نزدیک اجتماع میں شامل ہونا ایک ایسی نیکی ہے جو اور نیکیوں کے لئے راہ کھول دیتی ہے میرا تو دل چاہتا تھا کاش ایسے شب و روز دائمی ہو جائیں جو کیف و سرور اس عاجز کی روح محسوس کرتی رہی ہے عاجز اسے الفاظ میں ادا کرنے سے قاصر ہے۔"

مذکورہ بالا تاثرات پڑھ کر اجتماع انصار اللہ کی افادیت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اس سعادت سے محروم نہ رہیں اور کوشش فرماویں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر اجتماع کی گوناگوں برکات سے مستفیض ہوں اور اس راہ میں معمولی معمولی حرجوں کی کچھ پرواہ نہ کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

جیسا کہ آپ کو وکیل المال صاحب کے اعلانات کے ذریعے معلوم ہو چکا ہے یکم تا ۷ر اکتوبر ۱۹۶۳ء ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ جماعتی عہدیداران سے مل کر چندوں کی وصولی کے لئے خاص کوشش فرمائیں۔

چونکہ تحریک جدید کا موجودہ مالی سال ۳۱ر اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے اس لئے کوشش کی جائے کہ اس ہفتہ میں سال رواں کے وعدہ جات کی سو فیصدی وصولی ہو جائے نیز سابقہ بقایاجات بھی وصول ہو جائیں۔ علاوہ ازیں صاحب استطاعت اصحاب کو اپنے وعدہ سے زیادہ ادائیگی کے لئے بھی تحریک کی جائے اور جو اصحاب ابھی تک اس تحریک میں شامل نہیں ہو سکے انہیں نقد وصولی کے ذریعہ شامل کر لیا جائے۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصیت

درج ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۳۷۲ :- میں فہیمہ اصغری زوجہ شبیر احمد خاں قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵/۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۶۳ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنی اس کل جائیداد کی ۱/۳ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الراقم و گواہ شد۔ شبیر احمد خان ولد خان میر خان صاحب افغانی خاوند موصیہ

العبد :- فہیمہ اصغری۔ گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد موصی ۹۲۹۲ قادیان۔

نوٹ :- میری اہلیہ فہیمہ اصغری صاحبہ نے اپنی وصیت میں جو جائیداد تحریر کی ہے میں اس کا ۱/۳ حصہ ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔

(خاکسار شبیر احمد خان خاوند موصیہ۔ سکنہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ۶۳/۸/۵ ۱۹)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بائیسواں

سالانہ اجتماع!

۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء بمقام ربوہ

خدام الاحمدیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء بروز جمعہ ہفتہ، اتوار مرکز ربوہ میں اپنی سابقہ شاندار روایات کے ساتھ منعقد ہوگا جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو اس میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ امسال ان کی مجالس کی نمائندگی ضرور ہو اور زیادہ سے زیادہ خدام اپنے مرکز میں آکر خود اجتماع میں شمولیت کریں۔

ہمارا یہ اجتماع ایک تربیتی اجتماع ہے اور اس کی غرض احمدی نوجوانوں میں ذکر الٰہی کا شوق، خدمت دین، حب الوطنی اور مخلوق خدا کی ہمدردی کا جذبہ پیدا کرنے کی تربیت دینا ہے اسلئے تربیتی تقاریر اور علمی مقابلوں کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔

اجتماع کے سلسلہ میں ضروری امور درج کئے جا رہے ہیں۔ جملہ قائدین واراکین سے درخواست ہے کہ وہ ان کے مطابق تیاری کر کے آئیں۔

۱- مقام اجتماع

امسال ہمارا یہ اجتماع جلسہ گاہ جلسہ سالانہ میں منعقد ہوگا۔ مجلس مرکزیہ کی طرف سے مہمانوں کے قیام اور طعام کا مناسب انتظام ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر اور دیگر ضرورت کی اشیاء مہمان خود اپنے ہمراہ لائیں۔ اطفال کا اجتماع بھی انہی تاریخوں میں علیحدہ انتظام کے تحت منعقد ہوگا۔ اس کی تفصیلات کا اعلان عنقریب مہتمم صاحب اطفال کی طرف سے کر دیا جائیگا

۲- اجتماع میں شمولیت

مقام اجتماع میں داخل ہونے سے قبل خدام کو اپنے نام اور دیگر ضروری کوائف کا دفتر بیرون میں اندراج کرانا ہوگا۔ اس غرض کے مقررہ فارم مجالس کو عنقریب بھجوا دئے جائیں گے۔ جنہیں پُر کر کے ہمراہ لانا ضروری ہے۔ قائدین جلد مطلع کریں کہ ان کی مجالس سے کتنے اراکین اجتماع میں شامل ہوں گے۔ اس تعداد کے مطابق انہیں فارم بھجوائے جا سکیں۔

۳- مجلس شوریٰ

حسب سابق اجتماع کے دوران شوریٰ خدام الاحمدیہ منعقد ہوگی۔ شوریٰ کے لئے مجالس کی صرف اُن تجاویز پر غور کیا جائے گا جو مقامی مجلس عاملہ کے اجلاس میں پیش کرنے کے بعد کثرت سے منظور کی گئی ہوں۔ تجاویز کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر مقرر کی گئی تھی

نمائندگان شوریٰ:- ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد کے لحاظ سے ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ اراکین کی تعداد مجالس کے بجٹ خادم کے مطابق شمار ہوگی اسی کے مطابق نمائندے منتخب کر کے بھجوانے چاہئیں۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوتا ہے۔ مگر وہ اس تعداد میں شامل ہوتا ہے جس کا کسی مجلس کو حق حاصل ہے۔ اگر کسی وجہ سے قائد خود اجتماع میں شرکت نہ کر سکے تو وہ خود کسی اور شخص کو اپنا نمائندہ نامزد نہیں کر سکتا بلکہ اس صورت میں متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ نمائندگان کے ناموں کی اطلاع ۲۰ اکتوبر تک مرکز میں آجانی ضروری ہے نمائندگان کی فہرست بھجواتے وقت اس امر کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ ان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوا ہے اور اس کے لئے فلاں تاریخ کو مجلس عاملہ مقامی کا اجلاس بلایا گیا تھا۔ نمائندگان کے پاس قائد کا تعارفی خط اور تقاریر داد شدہ کا سرٹیفکیٹ موجود ہونا ضروری ہے۔

۴- علمی مقابلے

اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے:-

۱- حفظ قرآن کریم۔ ۲- ترجمہ وتفسیر قرآن کریم ۳- مطالعہ احادیث۔ ۴- مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود۔ ۵- مضمون نویسی۔ ۶- تقاریر، مشاہدہ ومعائنہ۔ ۸- عام معلومات۔ ۹- پرچہ عام دینی معلومات (لازمی)۔ ۱۰- پرچہ ذہانت (لازمی)

پہلے چار مقابلہ جات کا کورس گزشتہ ایک سال کے دوران حفظ یا مطالعہ کردہ حصہ ہوگا۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلہ میں حصہ لینے والے اصحاب کے لئے ضروری ہوگا کہ اپنا تعلیمی کارڈ ہمراہ لائیں۔ جن خدام کے تعلیمی کارڈ کے اندراجات مکمل اور صحیح ہوں گے انہیں خاص انعام دیا جائیگا وقت کی کمی کے پیش نظر یہ مقابلے ایک ہی وقت میں شروع ہو سکیں گے۔ بہتر ہوگا کہ مجالس یہ سب علمی مقابلے پہلے اپنے ہاں منعقد کروائیں اور اس کے بعد بہترین نام مرکز میں ۲۰ اکتوبر تک بھجوا دیں۔ ہر ضلع کی طرف سے ہر معیار کا ایک ایک نام بھجوانا ہوگا۔ تقریری مقابلوں کے لئے وقت کی کمی کے پیش نظر ایک ڈویژن سے صرف ایک خادم کا نام بھیجا جا سکے گا۔ پرچہ ذہانت اور پرچہ عام دینی معلومات میں تمام حاضر خدام کا شامل ہونا لازمی ہوگا۔ تقریری اور تحریری مقابلوں کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات تجویز کئے گئے ہیں

تقریری مقابلے

۱- سائنس کے انکشافات وجود باری تعالیٰ پر دلالت کرتے ہیں
۲- میں اسلام کو سچا مذہب کیوں سمجھتا ہوں
۳- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے عشق۔
۴- نظام خلافت اور اس کی اہمیت
۵- ابن مریم مر گیا حق کی قسم
۶- قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی
۷- اسلامی معاشرہ

مضمون نویسی

۱- محبت الٰہی حاصل کرنے کا طریق
۲- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام غیر مسلم محققین کی نظر میں
۳- قرآن کریم ایک کامل شریعت۔
۴- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا دنیا پر اثر۔
۵- اسلام کا اقتصادی نظام اور کمیونزم
۶- تثلیث کے عقیدہ کی غیر معقولیت
۷- خدام الاحمدیہ کے فرائض

مضمون نویسی کے مقابلہ کے دوران نوٹس اور کتب سے استفادہ کی اجازت ہوگی مگر مضمون نگار کو ان کتب کا حوالہ دینا ہوگا اس مقابلہ میں شریک ہونے والے اصحاب کو کاغذ قلم دوات وغیرہ کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

علمی مقابلوں کے لئے خدام کے مندرجہ ذیل تین معیار قائم کئے گئے ہیں:-

معیار اوّل:- ایم اے، مولوی فاضل جامعہ احمدیہ کے درجہ اولیٰ وثانیہ کے طلباء

معیار دوم:- گریجوایٹ یا جامعہ احمدیہ کے درجہ اولیٰ وثانیہ کے طلباء

معیار سوم:- پہلے دونوں معیاروں سے کم تعلیم رکھنے والے اصحاب

نوٹ:- ادنیٰ معیار سے تعلق رکھنے والے اصحاب کو اعلیٰ معیار میں شامل ہونے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

۵- مذہبی وعلمی سوالات کے جوابات

اجتماع کے پروگرام کو زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کے لئے کچھ وقت ایسا بھی رکھا گیا ہے جس میں حاضرین کے ہر قسم کے مذہبی اور علمی سوالات کے جوابات دئے جائیں گے۔ مگر جملہ سوالات تحریر کر کے قبل از وقت منتظم صاحب علمی مقابلہ جات کو دئے جانے چاہئیں۔

۶- ورزشی مقابلے

چونکہ ہمارا اجتماع زیادہ تر دینی، تربیتی اور علمی رنگ رکھتا ہے۔ اس لئے اس میں ورزشی مقابلے نسبتاً کم رکھے گئے ہیں۔ تاہم صحتمند تفریح اور مسابقت کی روح قائم رکھنے کے لئے حسب گنجائش وقت یہ مقابلے کروائے جائیں گے:-

اجتماعی مقابلے:- فٹ بال، والی بال، کبڈی، رسہ کشی

انفرادی مقابلے:- سو گز، چار سو گز اور ایک میل کی دوڑیں ڈسکس پھینکنا۔ نیزہ پھینکنا گولہ پھینکنا۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ وزن اٹھانا کلائی پکڑنا۔

ان مقابلوں میں شامل ہونے والے اصحاب کے لئے مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہے:-

۱- اجتماع میں شریک ہونے والے خدام ہی ان مقابلوں میں حصہ لے سکیں گے۔
۲- جو کھلاڑی ایک ٹیم میں شامل ہو کر کھیل چکا ہے۔ وہ کسی دوسری ٹیم کی طرف سے اسی کھیل میں دوبارہ شامل نہیں ہو سکے گا۔
۳- ایسے کھلاڑی جو اپنی مجلس کی ٹیم میں شامل نہ ہوں ان کے کسی دوسری مجلس کی ٹیم میں شامل کئے جانے کے لئے دونوں متعلقہ مجالس کے قائدین کی اجازت اور منتظم ورزشی مقابلہ جات کا اتفاق ضروری ہوگا۔
۴- ہر کھیل سے متعلق ریفری کا فیصلہ قطعی ہوگا قطعی فیصلہ نہ ہو سکنے کی صورت میں مروجہ طریق کے مطابق ٹاس کر لیا جائے گا۔
۵- ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام کے نام قائدین کی وساطت سے ۲۰ اکتوبر تک منتظم صاحب ورزشی مقابلہ جات کے نام دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا ضروری ہیں

۷- چندہ سالانہ اجتماع

اس چندہ کی شرح ہر خادم سے کم از کم ایک روپیہ سالانہ ہے۔ لیکن یکصد روپیہ ماہوار سے زائد آمد والے خدام کو ایک ماہ کی آمد کا ایک فیصد ڈیڑھ حصہ ادا کرنا ہوگا۔ مناسب ہے کہ یہ چندہ سال کے شروع میں ہی ادا کر دیا جائے کیونکہ اجتماع سے کافی قبل مرکز کو اس کے لئے بعض اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ اجتماع میں شامل ہونیوالے خدام کی تعداد میں لگاتار اضافہ اور جملہ انتظامات کو بہتر معیار پر چلانے کی وجہ سے اخراجات پہلے سے بہت زیادہ ہو رہے ہیں اور یہ اجتماع

اپنی برکات اور فوائد کے لحاظ سے اس بات کا حق دار ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے ضروری اخراجات سے دریغ نہ کیا جائے اس وقت اجتماع شروع ہونے میں بہت کم عرصہ باقی ہے اور سبھی انتظامات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے لیکن آمد کم ہونے کی وجہ سے دقت پیش آرہی ہے اسلئے جملہ اراکین اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ اس چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں اور کوشش کریں کہ سب خدام کا چندہ سالانہ اجتماع وصول ہو کر آخر ستمبر تک مرکز میں پہنچ جائے۔

۸ تفصیلی پروگرام

اجتماع کا تفصیلی پروگرام زیر ترتیب ہے عنقریب اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

۹ تربیت کا نادر موقع

ہمارا یہ اجتماع خدام کی روحانی ٹریننگ اور علمی و عملی تربیت کا ایک نادر موقع ہے اس لئے اس میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل ہونا چاہیئے قائدین مجالس کے لئے تو بالخصوص خود آکر اجتماع میں شریک ہونا نہایت ضروری ہے تاکہ وہ اس لائحہ عمل کا عملی مشاہدہ کر سکیں جس پر انھوں نے سال بھر عمل کرنا اور کروانا ہے۔ اس اہم مقصد کے لئے اگر انھیں اپنا کچھ حرج بھی کرنا پڑے تو اس سے ہچکچانا نہیں چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہمیں صحیح رنگ میں اپنے اس قومی اجتماع کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار رفیق احمد ثاقب
(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)
ربوہ ۲۹/۹/۶۳

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات

(مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال)

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کے شروع سے ہی یعنی مئی ۱۹۶۳ء سے چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی گزشتہ سال کے اسی عرصہ کی وصولی سے بہت کم ہو رہی تھی جس کی وجہ سے نظارت بیت المال کو بہت تشویش تھی چنانچہ اس صورت حال کو بدلنے کے لئے مقامی جماعتوں کو لگاتار یاد دہانیاں بھجوائی جاتی ہیں

الحمد للہ کہ بہت سی جماعتوں نے اس کار خیر کی طرف خاص توجہ فرمائی اور ماہ اگست کے شروع سے اس سال کی وصولی گزشتہ سال کی وصولی کے لگ بھگ پہنچ گئی تھی اور آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے اب ۲۲ تاریخ ماہ حال کو سال رواں کی وصولی گزشتہ سال کی وصولی سے بقدر مبلغ ۵۷۲ ر ۱۴ روپے زیادہ ہے جن جماعتوں نے ازدیادی چندہ کے اس جہاد میں نمایاں طور پر کامیابی حاصل کی ہے یعنی ان کا اضافہ دس فیصدی سے اوپر ہے اور ایک سو روپیہ سے کم نہیں ان کے نام نیچے درج ہیں تا صحابہ کرام اور بزرگان جماعت اور دوسرے سب احباب ان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انھیں ہر قسم کی برکتوں سے مالا مال کرے اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں مزید قدم بڑھانے اور قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

۲- ان سب جماعتوں کی وصولی بھی معیار کے مطابق نہیں ہے بعض جماعتوں کی وصولی بے شک تدریجی بجٹ کے لگ بھگ ہے لیکن بعض جماعتوں کی وصولی بجٹ سے بہت کم ہے بہرحال ان تمام جماعتوں کی وصولی گزشتہ سال کی وصولی سے نمایاں طور پر زیادہ ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

۳- ان جماعتوں کو بھی اور دوسری تمام جماعتوں کو بھی چاہیئے کہ چندوں کی وصولی کی طرف خاص توجہ کریں تا سب کی مشترکہ کوششوں سے ہم جلد از جلد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مقرر کردہ منزل پچیس لاکھ روپے سالانہ تک پہنچ جائیں۔ آمین ثم آمین۔ والسلام

(ناظر بیت المال ربوہ)

فہرست جماعتہائے جن کی سال رواں کی وصولی نمایاں طور پر زیادہ ہے:-

ضلع جھنگ

دار الصدر غربی الف ربوہ۔ دار الرحمت فیکٹری ایریا، دار الرحمت غربی۔ دار الرحمت وسطی۔ دار الرحمت شرقی دار البرکات، دار النصر غربی۔ دار الیمن، باب الابواب ربوہ۔ جھنگ شہر۔ کوٹ قاضی۔

ضلع سرگودھا

سرگودھا شہر۔ گھوگھیاٹ۔ کوٹ مومن۔ تخت ہزارہ کھائی کلاں۔ قائد آباد۔ کھان امید علی ورک۔ چک ۳۳ ج چک ۳۱ ج چک ۳۷ ج۔ چک ۹۸ ج چک ۸۸ ش چک ۹۹ ش چک ۱۶۸/۱۷۱ منگلہ مجوکہ۔ روڈہ۔ سلانوالی۔ بھکہ۔

ضلع میانوالی

میانوالی شہر۔ داؤد خیل۔ بھکر

ضلع لائل پور

لائل پور شہر چک ۸۸ ج ب بھیانہ۔ چک ۱۲۱/۲۰ ج ب گوکھووال۔ چک ۴۸ ج ب سرشمیر روڈ چک جھمرہ۔ چک ۱۰۸ ج ب تونڈی چک ۲۱۹ ر ب گنڈا سنگھ والا پیرمحل۔ چک ۲۸۶/۲۸ ج ب چاہ سور جنگی امام شاہ چک ۵۸ ر ب تگرہ چک ۵۹ ر ب گھسیٹ پور چک ۵۶۵ گ ب چک ۶۴۶ گ ب ٹھٹہ کالو چک ۹۶ گ ب چیچی

ضلع لاہور

ماڈل ٹاؤن۔ دار الذکر، مصری شاہ۔ نیلی گنبد سنت نگر سلطان پورہ۔ اچھرہ۔ محمد نگر۔ باٹا پور اصل گروکے

ضلع شیخوپورہ

سانگلہ ہل۔ آنبہ کرم پورہ۔ چک ۱۸ اہوڈ بے داد پور۔ چک ۵۳/۳ بچکی۔ کوٹلی جھوہر۔ چک ۲۹۲ ر ب رام پور ذخیرہ۔ شاہ کوٹ۔

ضلع گوجرانوالہ

حافظ آباد۔ گوجرانوالہ شہر۔ فیروز والا، قیام پور۔ تونیکی۔ ایمن آباد۔ تلونڈی کھجورے غال لوہریوالہ۔ اکال گڑھ۔

ضلع سیالکوٹ

سیالکوٹ چھاؤنی۔ ڈھپئی کوٹلی لوہاراں اور اہاگو بھیجے۔ سمبڑیال۔ ربوکے بھوسے وال داتہ زیدکا۔ گھنوکے ججہ۔ گھٹیالیاں سکول بالو کھگت صالو بھڈیار۔ کوٹ آغا۔ دولت پور۔ نوشہرہ ککے زئیاں۔ بھکو بھٹی۔ ٹھروہ۔ لوبک مرالی۔ بدوملہی ڈیریانوالہ۔ خانانوالی سیانوالی۔ چندر کے منگولے۔ ڈگری گھمن عزیز پور ڈگری۔ کوٹ کرم بخش پیر چک کوٹ کوڑا شنگرہ ضلع گجرات

کھاریاں۔ منڈی بہاؤالدین۔ لالہ موسےٰ گولےکی،

بشیج پور۔ ڈنگہ۔ شادی وال۔ سعداللہ پور۔ گوڑیالہ عالم گڑھ۔ چک ۲۶ احمد آباد۔ کیرانوالہ۔

ضلع جہلم

جہلم شہر۔

آزاد کشمیر

کوٹلی۔ بھابڑہ۔ بھمبر۔ مظفر آباد۔

ضلع راولپنڈی

راولپنڈی شہر۔ کہوٹہ۔ بیرج ورکس۔ واہ کینٹ۔

ضلع اٹک

کیمل پور۔ کوٹ فتح خاں۔

ضلع ہزارہ ایبٹ آباد ضلع مردان۔ مردان شہر
ضلع پشاور۔ پشاور شہر ضلع کوہاٹ۔ کوہاٹ چھاؤنی
ضلع بنوں۔ بنوں شہر
ضلع ڈیرہ غازی خاں۔ ڈیرہ غازی خان شہر بستی مندرانی۔ ضلع مظفر گڑھ

علی پور گھلواں۔ چک ۹۳ ٹی ڈی اے چک ۱۷۱-۱۷۰ ٹی ڈی اے چک ۳۶۸ ٹی ڈی اے

ضلع ملتان

لودھراں۔ پیراں غائب۔ اسماعیل آباد۔ کھاد فیکٹری منڈی بوڑیوالہ۔ علی پور چک ۱۴۵/۱۰ آر۔ میاں چنوں۔ دنیا پور۔ کھوکھر اسٹیٹ۔

ضلع منٹگمری

اوکاڑہ۔ دیپالپور۔

ضلع بہاولنگر

بہاولنگر شہر۔ فورٹ عباس چک ۱۶۹ مراد چک ۲/۲۳ ۹ آر۔ چک ۳۲۷/ایچ آر۔ مروٹ چک ۱۶۱ مراد۔ چک ۲۰۶ مراد

ضلع بہاولپور

چک ۶۳۔ ڈی

ضلع رحیم یار خاں

رحیم یار خاں شہر۔ منڈی صادق آباد۔ چک ۴۷ پی ٹنڈو نور۔ چک ۲۱۲ پی چک ۲۰- این پی بستی شادی

ڈویژن خیرپور

جیکب آباد۔ رودیڑی۔ خیرپور میرس۔ کرنڈی۔ نوابشاہ۔ رحمٰن آباد۔ محراب پور۔

ڈویژن حیدر آباد

دادو رادھن۔ میرپور خاص۔ کنری۔ محمود آباد سٹیٹ نبی سرروڈ۔ لونگر فارم چک ۲۰۰ بشیر آباد سٹیٹ ظفر آباد سٹیٹ دیہہ لوملکا۔ بدین۔ ٹنڈو جام گوٹھ دیہہ اڑاڑہ

بلوچستان

سبی۔ قلات

مشرقی پاکستان

ڈھاکہ۔ زائن گنج۔ دیناج پور۔ پچوگڑھ رنگپور۔ میمن سنگھ۔ کھلنا۔ اٹھلی۔

(ناظر بیت المال)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا پہلا تربیتی اجتماع کامیابی سے اختتام پذیر ہوگیا

اجتماع کے نام حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب کے ایمان افروز پیغامات

نسلاً بعد نسلٍ احمدیت کی مقدس امانت کی حفاظت کرنے کا عہد۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا خطاب

ربوہ ۲۷ ستمبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا پہلا تربیتی اجتماع جو ۲۵ ستمبر بروز بدھ ساڑھے تین بجے سہ پہر شروع ہوا تھا دینی اذکار کے پرکیف ماحول میں تین روز جاری رہنے کے بعد آج مورخہ ۲۷ ستمبر بروز جمعہ پونے چار بجے سہ پہر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا اختتامی اجلاس میں خدام کے نام حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہر دو بزرگوں سے اجتماع کے دو مختلف اجلاسوں کی صدارت فرمانے کی درخواست کی گئی تھی لیکن وہ اپنے دورہ مشرقی پاکستان کی وجہ سے اسے قبول نہیں فرما سکے۔

تاہم انھوں نے عدم شمولیت کی تلافی کے طور پر خدام کے نام ایمان افروز پیغامات ارسال فرما کر انہیں نہایت بیش قیمت نصائح سے نوازا نیز آخری اجلاس میں مجلس ربوہ کی خصوصی دعوت پر مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور کے قائد مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب اور مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے نائب قائد ریاض محمود صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور خدام سے خطاب کر کے انہیں اپنی اپنی مجالس کی کارگزاری، طریق کار اور نئے نئے تجربات سے آگاہ کیا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے علمی اور ورزشی مقابلوں میں نمایاں امتیاز حاصل کرنے والے خدام اور کارکردگی کا اعلیٰ معیار قائم کرنے والے عہدیداروں اور اراکین میں انعامات اور سندات تقسیم فرمائیں نیز خدام کو اپنے اختتامی خطاب سے نوازا۔

اجتماع کا تیسرا اور آخری دن

تیسرے اور آخری دن یعنی مورخہ ۲۷ ستمبر کو حسب معمول کارروائی کا آغاز علی الصبح پونے چار بجے نماز تہجد سے ہوا۔ اس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی۔ بعدہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد نے درسِ قرآن مجید دیا بعد ازاں ساڑھے پانچ بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک فٹ بال، والی بال، رسہ کشی اور کبڈی کے فائنل میچ ہوئے۔

اختتامی اجلاس

صبح ہی سے مطلع ابر آلود تھا اور سرد ہوا کا جھکڑ چل رہا تھا جس کی وجہ سے شامیانے اپنی جگہ پر قائم نہ رہ سکے مجبوراً انہیں کھول دیا گیا اس حال میں کہ بہت تیز اور سرد ہوا چل رہی تھی اور ابر چھایا ہوا تھا اجتماع کا اختتامی اجلاس ۹ بجے صبح محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ آغاز کار مکرم عبد الوہاب صاحب مومن نے قرآن مجید کی تلاوت کی بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے خدام سے ان کا عہد دہرایا جب خدام آپ کی اقتداء میں عہد دہرا چکے تو آپ نے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت موسم ٹھیک نہیں ہے لیکن ابھی آپ نے اپنا جو عہد دہرایا ہے اس کے عملی ثبوت کے طور پر میں خدام سے توقع کرتا ہوں کہ وہ موسم کی خرابی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اطمینان سے بیٹھ کر اجلاس کی کارروائی سنیں گے آپ کے اس ارشاد کے بعد صالح محمد صاحب جامعہ احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری ناظم تربیت نے علی الترتیب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ اس دوران میں ہوا اور زیادہ تیز ہو گئی اور کچھ بوندیں بھی پڑنے لگیں اس پر محترم صاحبزادہ صاحب نے ہدایت فرمائی کہ اطفال مقام اجتماع سے اٹھ کر گول بازار کی دکانوں کے برآمدوں میں چلے جائیں اور انصار صاحبان سے فرمایا کہ وہ ملحقہ مسجد میں تشریف لے جائیں اور وہاں بیٹھ کر اجلاس کی کارروائی سنیں خدام اسی طرح اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے کارروائی سنتے رہے۔

موسلادھار بارش

پیغامات کے بعد مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اپنی مجلس کی کارگزاری پیش کرنا شروع کی اسی اثناء میں بارش تیز ہو گئی یہاں تک کہ یکایک موسلادھار بارش پڑنے لگی لیکن کوئی ایک خادم بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ جب بارش بہت زیادہ تیز ہو گئی تو محترم صاحبزادہ صاحب نے کھڑے ہو کر نہایت ولولہ انگیز پیرائے میں خطاب فرمایا آپ نے بارش کو خدائی رحمت قرار دیا اور خدام کو اسلام کی سربلندی کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے اور اپنے عہد کو نبھاتے چلے جانے کی تلقین فرمائی۔

اسی حال میں کہ آپ خود بھی اور جملہ خدام بھی بارش میں بری طرح بھیگ جانے کے باعث شرابور ہو چکے تھے۔ آپ نے نہایت پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ بعد ازاں اعلان کیا گیا کہ انعامات کی تقسیم نماز جمعہ کے بعد مسجد مبارک میں عمل میں آئے گی۔ چنانچہ اجلاس نماز جمعہ کے بعد تک ملتوی کر دیا گیا۔

تقسیم انعامات

اختتامی اجلاس کی بقیہ کارروائی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے نماز جمعہ کے بعد پونے دو بجے بعد دوپہر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی زیر صدارت دوبارہ اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم لطیف احمد صاحب طاہر جامعہ احمدیہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعدہ علی الترتیب مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب قائد مجلس لائلپور، مکرم ریاض محمود صاحب نائب قائد مجلس لاہور اور مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ناظم اشاعت مجلس ربوہ نے اپنی اپنی مجالس کی کارگزاری کی رپورٹیں پڑھ کر سنائیں جس کے بعد محترم صدر صاحب نے مختلف مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اور پھر خدام سے ان کا عہد دہرایا۔

اختتامی خطاب

بعد ازاں آپ نے خدام کو اختتامی خطاب سے نوازتے ہوئے انہیں مجالس لائلپور، لاہور اور ربوہ کی رپورٹ ہائے کارگزاری کی روشنی میں بعض بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ آپ نے فرمایا لائلپور اور لاہور کی مجالس سے ربوہ کی مجلس کو یہ سبق سیکھنا چاہیئے کہ وہ اپنے پروگرام کو ہر طبقہ کے خدام کے لئے جاذب بنائے تاکہ امیر غریب اعلیٰ تعلیم یافتہ اور کم تعلیم یافتہ سب اس میں یکساں طور پر دلچسپی لے سکیں دوسرے اسے باطن شریعت کیساتھ ساتھ ظاہر شریعت پر بھی خاص زور دینا چاہیئے تاکہ خدام اپنی شکل و صورت اور لباس وغیرہ کے لحاظ سے حقیقی اسلام کی جیتی جاگتی تصویر نظر آئیں۔ آپ نے مجلس ربوہ کی کارکردگی کے بعض نمایاں پہلوؤں کو سراہا اور فرمایا اس میں شک نہیں مقامی مجلس نے جو ترقی کی ہے اور اس سال جو کام ہوا ہے وہ قابل تعریف ہے آپ نے علی الخصوص نوجوانوں سے خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرانے کی مساعی پر بہت خوشنودی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ باہر کی مجالس نے ابھی تک اس طرف کوئی توجہ نہیں دی ہے۔

آخر میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک حالیہ پیغام کا ذکر فرمایا جو آپ نے مجلس کراچی کے مجلہ یادگار میں شائع کرایا ہے۔ اس پیغام میں حضور نے نوجوانوں کو وصیت فرمائی ہے کہ احمدیت ایک مقدس امانت ہے جس کی انہیں حفاظت کرنا ہوگی اور نسلاً بعد نسلٍ قیامت تک کرنا ہوگی نیز حضور نے اس پیغام میں نوجوانوں کو تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے آپ نے بحیثیت صدر خدام الاحمدیہ عہد کیا کہ وہ حضور کی اس وصیت کے مطابق احمدیت کی مقدس امانت کی حفاظت کرنے اور نوجوانوں سے نسلاً بعد نسلٍ حفاظت کراتے چلے جانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے پھر آپ نے خدام سے بھی یہی عہد لیا اور اس امر کو بالوضاحت بیان کیا کہ احمدیت حقیقی اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔

آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ خدام و اطفال شریک ہوئے اس طرح مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا یہ پہلا تربیتی اجتماع کامیابی اور خیر و خوبی کیساتھ اختتام پذیر ہوا۔

ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ربوہ سے ایک بچہ جس کا نام نوشیروان احمد ہے گم ہو گیا ہے۔ لڑکے کی عمر نو دس سال قد قریباً ۳½ فٹ سفید و سرخ رنگ دانت بڑے بڑے ہونٹ ایسے ہیں کہ عموماً دانت نظر آتے ہیں۔ بال بھورے سیاہی مائل پٹھانی لہجہ سے اردو بولتا ہے۔ ہلکے نیلے رنگ کی قمیص سفید شلوار۔ پشاوری چپل پاؤں میں۔ تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر اس حلیہ کا لڑکا ملے تو اس کی فوری اطلاع مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ میں دیں یا بچہ کو ربوہ پہنچا دیں۔ اخراجات ادا کر دئے جائیں گے۔ خصوصاً لائلپور سرگودہا اور جھنگ کے قائدین سے درخواست ہے کہ وہ اس بچہ کی تلاش کی کوشش کریں۔ خیال ہے کہ کوئی شخص بچہ کو اٹھا کر لے گیا ہے۔